کوئی فتنہ نہیں ہوسکتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص آئے اور کہے کہ مسلمان ہونے کے لیے محمد اور قرآن پر ایمان لانا کافی نہیں بلکہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ محمد اور قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود کافر ہے۔ اس قسم کا دعویٰ کرنے والا صحیح نصوص قرآنی کا منکر ہے، ضروریات دین میں سے ایک اہم ضرورت کو ساقط کرتا ہے، اسلام کی عین بنیاد پر ضرب لگاتا ہے، اور تمام دشمنان اسلام سے بڑھ کر اسلام اور اسلامی جمعیت و وحدت کا دشمن ہے۔ پس کسی مسلمان کے لیے تو یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی نبوت پر ایمان لائے، خواہ وہ مدعی نبوت کیسا ہی متقی اور نیک اور صاحب کمالات ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام سے باہر ہو کر کسی شخص کی نبوت پر ایمان لانے کے لیے مستعد ہو تو بہر حال یہ تو دیکھنا از روئے عقل اس کا فرض ہے کہ جو شخص اس کے سامنے نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس کے اخلاق اور اعمال اور اقوال اس کے دعویٰ کی کس حد تک تائید کرتے ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے مذہب کے اساطین کی تحریریں ان کی جو تصویر پیش کرتی ہیں، افسوس کہ وہ اس غیر اسلامی نقطۂ نظر سے بھی اس لائق نہیں کہ کوئی آنکھوں والا اس کا گرویدہ ہو۔

اس مرتبہ چونکہ کتاب بہت ضخیم ہو گئی ہے۔ اس لیے جناب مولف نے اس کی قیمت مقرر کر دی ہے لیکن وہ صرف دو روپیہ ہے، جو شاید اصل لاگت سے زیادہ نہیں۔

نگارستان کشمیر تالیف قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت عمہ
ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد ادریس صاحب میرٹھی، مکتبۂ مشرقیہ۔ دہلی۔

سیاحت کشمیر کے موقع پر قاضی صاحب نے کشمیر کی وہ تاریخیں دیکھیں جو بعض ہندو مصنفین نے لکھی ہیں۔ ان میں مسلمان فرمانرواؤں، اور عام مسلمانوں، اور ان کے ساتھ خود اسلام پر جیسے رکیک حملے کیے گئے ہیں، ان کو دیکھ قاضی صاحب کو خیال ہوا کہ کشمیر کے صحیح اور مستند حالات جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں پیش کریں۔ نگارستان کشمیر اسی خیال کی عملی تعبیر ہے۔ اس کتاب میں ہندوؤں کے